رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

بدر

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد (۱۴) | قادیان مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۶ صفر ۱۳۴۸ھ | نمبر (۱۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) بذریعہ کارڈ مورخہ ۶ جولائی برادرم احمد دین خاں صاحب ایجنٹ مقیم سرینگر اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے میاں محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر مال روڈ سرینگر کے مکان پر جمعہ پڑھایا۔ بہت سے غیر احمدی اصحاب جمعہ میں شامل ہوئے۔ جمعہ سے قبل بعض غیر احمدی اصحاب نے مجھ کو فرمایا۔ کہ ہم کو بعض لوگوں نے کہا ہے۔ کہ خلیفہ صاحب کانا ہے۔ اور بہت بدصورت اور ڈراؤنی شکل کا ہے۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ لوگوں نے سچ کہا ہے یا غلط۔ چنانچہ جمعہ کی نماز کے بعد میں نے ان سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ لوگوں نے ہم کو بالکل جھوٹ کہا تھا۔ واقع میں خلیفہ صاحب ایک عظیم الشان انسان ہیں۔ اور صورت و سیرت میں ان کو کمال حاصل ہے۔ ان کی تقریر نہایت اعلیٰ پیمانہ پر تھی۔ اور جو کچھ انہوں نے آج ہم کو معارف سنائے ہیں۔ ہم نے آج تک نہیں سنے تھے۔ انکی تقریر نہایت برجستہ اور پر مضمون تھی۔ ایسے ہمدرد انسان کی مسلمانوں کو قدر کرنی چاہیئے۔ ہم کو تو آج خلیفہ صاحب کو دیکھکر اور آپ کی تقریر سن کر کمال خوشی حاصل ہوئی ہے ۔

(۲) ۳۰ جون اتوار کی شب کے تین بجے کرمی جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو عمر دراز عطا فرما کر دین کا خادم اور نافع الناس وجود بنا دے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو جو کہ سرینگر میں حضرت صاحب کے ہمرکاب ہیں مبارک باد عرض کرتے ہیں ۔

(۳) خدا کے فضل سے امسال مولوی فاضل کے امتحان میں ۱۰ طلباء کامیاب ہوئے۔ اور مولوی کے امتحان میں ۱۲ میں سے ۷ احمدی خواتین کو ڈگری ملی۔ جن میں سے سیدہ امۃ السلام بیگم بنت حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے فسٹ رہیں۔ الحمد للہ علیٰ فضلہ ۔

فہرست مطلوب ہے:۔ ایسے احمدی بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس اصحاب کے اسماء اور موجودہ ملازمت کے حالات کی فہرست مطلوب ہے۔ جو ملازمت کے خواہاں ہوں۔ یا اپنی موجودہ ملازمت میں بہتری چاہتے ہوں۔ برائے مہربانی اپنے مفصل حالات سے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں۔

المشتہر محمد صادق ناظر امور عامہ و خارجیہ۔ قادیان

ایک کنال قابل فروخت اراضی

(×)

نہایت باموقعہ سکنی زمین جو فاروق منزل واقعہ محلہ دارالفضل کے جنوب مشرق میں واقع ہے فروخت ہوتی ہے۔ یہ زمین میرے مکان فاروق منزل کے بالکل سامنے جنوب مشرق میں ہے۔ اتفاق سے اس وقت ملتی ہے۔ ضرورت مند احباب کے لئے نہایت اچھا موقعہ ہے۔ قیمت اس کی بغیر کسی قیل و قال کے مبلغ پانسو روپیہ ہے۔ جس شخص کی پہلے درخواست معہ زر قیمت وصول ہو گی اس کو یہ زمین دیجائیگی۔ بس قیمت جلد مبلغ پانسو روپیہ بذریعہ ڈاک اور درخواست خریداری بذریعہ تار بنام

ایڈیٹر فاروق قادیان آنی چاہیئے

ورنہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار بند

بروفات حسرت آیات علامہ حافظ روشن علی مرحوم برائے اخبار فاروق قادیان

(از مخدومی مکرمی نواب خاں صاحب ثاقب مالیر کوٹلوی)

بند اوّل

اک بلائے آسمان ہے مرگِ بے ہنگام تو
نوجوانوں کی جماعت میں بہت بدنام تو

تو بڑے بوڑھوں کو لیجاتی ہے لیکن نابدید
نوجوانوں کو اچک لیتی ہے بے ہنگام تو

عالم و عامی ترے پنجہ سے بچ سکتے نہیں
خاندانوں میں پیار کہتی ہے اک کہرام تو

ایک کا دنیا سے کھو دیتی ہے تو اک کر نشان
دوسرے کا محو کر دیتی ہے دل سے نام تو

تو خفا کرتی ہے دم اک کر کسی کا ناگہاں
آکے ہو جاتی ہے یکدم دشمن آرام تو

تو غموں کی پوٹ ہے تجھ سے دلو نپر چوٹ ہے
کس طرح کی ہے نڈر اور خود غرض خود کام تو

کوہ غم اک کر گراتی ہے دلوں پر بیک
غمزدوں کا کچھ نہیں ہے سوچتی انجام تو

دیکھتے ہی دیکھتے مغرب میں لیجاتی ہے تو
بس سمجھتی ہے ہر اک کو آفتاب بام تو

آفتاب علم دفن کو کر دیا تو نے نہاں،
جس کے نورانی شعاعوں سے منور تھا جہاں

بند دوم

آہ وہ مہر سپہر علم دفن روشن علی
آہ وہ شیریں بیاں شیریں دہن روشن علی

آہ وہ یکتائے عالم مایۂ ناز جہاں
حافظ حق طوطئے شکر شکن روشن علی

ماہتاب علم و عرفان خدا کی روشنی
آہ وہ روشن رواں فخرِ زمن روشن علی

وہ غزل خوان محمدؐ وہ ثنا گوئے مسیح
آفتاب نور قرآں کی کرن روشن علی

اپنے اخلاق معطر اور خوئے پاک سے
احمدیت کا ہزار نغمہ زن روشن علی

آہ وہ اسلام کا گلزار و باغ پُر بہار
گلشن نسرین و باغ نسترن روشن علی

تھا عصائے پیر پیراں کہن کے واسطے
سلسلہ کا آہ وہ خنداں چمن روشن علی

اب نشیمن گاہ فردوس بریں اس کا بناؤ
نوجوانوں کے لئے پیر کہن روشن علی

اک مبارک جو کو لاکر جانشیں اس کا بناؤ

بند سوم

نوجوانو اٹھو اب روشن علی بن کر دکھاؤ
واعظ شیوا بیاں اور بنکے اسپیکر دکھاؤ

ان کے شاگردوں سے کہتا ہوں بآواز بلند
مدرسہ خالی ہے انکے درس کا منظر دکھاؤ

مانتے ہیں ہم کہ فاضل ہو مگر استاد وار
لاؤ دستار فضیلت باندھ کر سر پر دکھاؤ

تم بنو استاد اور استاد کی اک یادگار
خدمت دین خدا بہتر سے بہتر کر دکھاؤ

مسجد و محراب و منبر سب کو نورانی کرو
بنکے روشن روئے روشن جوئے روشن سر دکھاؤ

آسمان علم دفن کے نیّر تابان بنو
آسمانِ علم پر ہو کر بلند اختر دکھاؤ

کشورِ دہائے مردم کو کرو تسخیر تم
کر کے حاصل تم خطاب فاتح کشور دکھاؤ

شہسوار فاسی کی تیغ جوہر دار ہو
بحث کے میدان میں تم علم کے جوہر دکھاؤ

جانے والے کی طرح پر نور تم ہو کر رہو
صفحہ دنیا سے ظلمت کفر کی دھو کر رہو

بند چہارم

دار دنیا کیا ہے دھوکے کی جگہ ناپائدار
کس کی یہ غمخوار ہے اور کس کی ہے یہ غمگسار

اس میں جو آکر رہا رخصت ہوا با روئے زرد
بادم سرد آہ گرم و چشم تر اور سوگوار

ہاں خدا کے پاک بندے نیکدل اور پارسا
جن کو اس غدار دنیا پر نہیں ہے اعتبار

وہ خدا کے دوست اور ان کا خدا ہے دوستدار
وہ خدا کے باوفا ان کا خدا ہے دوستدار

جنت الفردوس ان کے واسطے مہمانسرا
وہ خدا کی گود میں رہ کر خدا کے ہمکنار

ان کو دنیا چھوڑ دینا سہل اور آسان ہے
ان کو ہر ساعت ہے دیدار خدا کا انتظار

وہ تماش دار دنیا کے لئے روتے نہیں
ان کی آنکھیں خوف یزداں سے ہیں ہر دم اشکبار

ناگوار اہے انہیں دنیا و مافیہا تمام
مال دنیا حال دنیا ان سے ہے ناسازگار

وہ ہمارا دوست بھی ثاقب جواب رخصت ہوا
دولت ایمان لے کر داخل جنت ہوا

کلام ثاقب

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خاکسار کی کمزوری اور ناتوانی زوروں پر تھی۔ کچھ عرض نہ کر سکا اس حالت افتادگی اور بیچارگی میں خیال آیا کہ موت و حیات کا کوئی اعتبار نہیں اپنا وہ ذخیرہ کلام جو حضرت سیدنا مسیح موعودؑ کے دربار گوہر بار میں پڑھا گیا۔ اور جس کو ارکان ملت اور اعیانِ طریقت نے قدردانی کی نگاہ سے دیکھا اور وہ حصہ نظم جو حضرت خلیفہ اوّلؓ کے حضور سنایا گیا۔ اور وہ سرمایہ سخن جو حضرت خلیفہ ثانی ایدہم اللہ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں شائع ہوا۔ اور جلسہ ہائے سالانہ پر عرض کیا گیا۔ ان تینوں زمانوں کے کلام کو ترتیب دیکر ہدیہ ناظرین کروں۔ اور چونکہ اب خاکسار کی صحت ترقی کر رہی ہے۔ اور حضرت صاحب (خلیفہ وقت) کی درد دل کی دعائیں بام آسمانی پر بارگاہ رحمانی میں قبول

ہو رہی ہیں۔ اس لئے کتاب ہذا کی اشاعت کو ذرا روک کر حضرت کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اگر خدا نے چاہا تو عنقریب ہی یہ کتاب شائع ہو جائیگی۔ اور اس کے منظوم دیباچہ میں بعض نظمیں بھی شامل ہونگی۔ اور ہر ایک خریدار کے گھر پہنچ جائیگی۔ اور اس ضخامت کو ذرا بڑھا کر اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ر جولائی ۱۹۲۹ء

فاروق کا مسیح موعود نمبر

احباب کو دو مرتبہ قبل ازیں اور اب تیسری دفعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ مسیح موعودؑ نمبر کے لئے وہ درخواستہائے خریداری اس قدر بہم پہنچا دیں کہ فاروق کا یہ خاص نمبر حسب دلخواہ شائع ہو سکے۔ میں یہ عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ جب تک کم از کم پانچہزار خریداروں کی تعداد اس خاص نمبر کے لئے جس کی قیمت ۴ر سے کم اور ۵ر سے زیادہ نہ ہوگی پوری نہ ہو جائے۔ میں اس کا اہتمام نہیں کر سکوں گا۔ موجودہ رفتار نہایت دھیمی اور سست ہے۔ اب تک ایک سو سے زیادہ خریداری کی تعداد نہیں ہوئی اس لحاظ سے آپ اندازہ کر لیں۔ کہ کب تک پانچہزار کی تعداد پوری ہوگی۔ مگر اخویم ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کیمل پور نے نہایت شفقت سے فاروق کی درخواست منظور فرما کر مضامین کی ایک فہرست لکھ کر بھیج دی ہے۔ جو میں اس جگہ شائع کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی گذارش ہے۔ کہ اس فہرست سے حدبندی مقصود نہیں ہے۔ کہ اس کے علاوہ اور کوئی مضمون مسیح موعود نمبر کے واسطے نہ لکھا جائے۔ البتہ یہ ایک فہرست بطور ہیڈنگ وغیرہ کے شائع کی جاتی ہے۔ جس سے اہل قلم احباب کو مضمون نویسی میں مدد مل سکے۔ اس کے سوا یا ترمیم کر کے بھی لکھنے والے لکھ سکتے ہیں۔ بہرحال میں مخدومی ڈاکٹر صاحب کی ارسال کردہ فہرست شائع کرتا ہوں۔ احباب اسکے متعلق اپنی رائے سے بھی مطلع فرماویں۔

فہرست یا ہیڈنگ مضامین

حضرت مسیح موعودؑ کا سلوک اپنے دشمنوں سے۔
حضرت صاحب کی مجالس کے نمونے۔
حضرت صاحب کے بعض اخلاق کے نمونے۔ مثلاً مہمان نوازی۔ عفو۔ دینی غیرت۔ پردہ پوشی۔ نیک ظنی۔ سخاوت وغیرہ وغیرہ ٭
حضرت صاحب کا دین کے آسان رستوں کو قبول کرنا۔ اور اپنی جماعت کو سختیوں سے آزاد کرنا ٭
حضرت صاحب کا طرز تحریر اور آپؑ کا سلطان القلم ہونا۔
حضرت صاحب کا نیا علم کلام اور اس کے نمونے ٭
حضرت صاحب کا فہم قرآن اور اس کے نمونے ٭
حضرت صاحب کا حلیہ اور جسمانی حالات ٭
حضرت صاحب کی سادہ زندگی ٭
حضرت صاحب کی عشق محبت آنحضرت صلی اللہ سے اور اس کی خصوصیت ٭
حضرت صاحب کے قبولیت دعا کے نمونے ٭
حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں لوگوں کی اور علماء کی کیا حالت تھی؟
حضرت صاحب کی وفاداری گورنمنٹ کے ساتھ ٭
حضرت صاحب کی زندگی قبل دعوئی ماموریت ٭
حضرت صاحب کے خاندان کا مختصر حال ٭
حضرتؑ صاحب کی اولاد۔ اور انکے متعلق بشارات۔
حضرت مسیح موعودؑ کی کامیابی ٭
حضرت مسیح موعودؑ کے کمالات ٭
حضرت مسیح موعودؑ کے احسانات دنیا پر ٭
حضرت مسیح موعودؑ نے کیسی جماعت پیدا کی ٭
حضرت مسیح موعودؑ کی وہ پیشگوئیاں۔ جو آپ کی وفات کے بعد آج تک پوری ہوئیں ٭
(نوٹ:۔ یہ وہ مضمون تھا۔ جو میں نے آپ کے ۲۶ء والے مسیح موعود نمبر کے لئے سوچ رکھا تھا) ٭
حضرت مسیح موعود کی تصویر بھی اس نمبر میں ہو یعنی ایک عمدہ فوٹو ٭
حضرت کے متعلق بزرگان سلف کی پیشگوئیاں ٭
حضرت مسیح موعودؑ کے کمال عقل کے نمونے۔
حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کے ابتلاء (مقدمات۔ دشمنوں کے منصوبے۔ خدائی ابتلاء مثلاً طاعون وغیرہ)
حضرت مسیح موعودؑ کی وفات۔
حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر غیروں کے تبصرے ٭
حضرت مسیح موعودؑ کے دشمنوں کے انجام۔ مختصر ذکر ٭
حضرت مسیح موعودؑ کے وجود کی وجہ سے قادیان کے تغیرات۔ ۸۰ء کی قادیان اور ۲۹ء کی قادیان۔
آپ کی کسر صلیب ٭
فہرست ان لوگوں کی جو آپ کے مقابلہ میں ہلاک ہوئے ٭
احمد قادیانی اور بہاء اللہ کا مقابلہ ٭
ان حقائق و معارف کے بعض نمونے جو علماء مخالف حضرت صاحب کی تصانیف سے چرا کر پیش کرتے ہیں
مسیح محمدی اور مسیح ناصری کا مقابلہ ٭
حضرت صاحب کی خدمات اسلام ٭
نعت حضرت مسیح موعود میں چند نظمیں ٭

پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کی چٹھی

متعلق تبادلہ عملہ ڈاک خانہ قادیان،

جنابمن۔ بہ سلسلہ چٹھی دفتر ہذا نمبر الیف بی ۸/۲۶ مورخہ یکم اپریل ۱۹۲۹ء مجھے آپ کو یہ اطلاع دینے کا شرف حاصل ہے۔ کہ آئندہ بیان کردہ تکلیف کے انسداد کی خاطر قادیان کے ڈاک خانہ کا تمام عملہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ۲۶ر جون لاہور

آپ کا تابعدار پوسٹ ماسٹر جنرل

فاروق:۔ اس چٹھی سے بخوبی ظاہر ہے۔ کہ قادیان کے ڈاک خانہ کا عملہ صرف بوجہ شکایات تبدیل کیا گیا تھا۔ ایسے لوگوں کو نادم ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے قادیان سے اس عملہ کی روانگی کے وقت دعوت و ضیافت دی تھی۔ اور پھر اسے اسٹیشن تک چھوڑنے گئے تھے۔ اور یہ دعوی کرتے تھے۔ کہ عملہ مذکور خوشنودی حکام سے ترقیاں پا کر تبدیل کیا گیا ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن

اپنی جماعت کیلئے بعض نصائح

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اے میری جماعت خدا تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا طیار کرے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب طیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے۔ وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم وغم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے۔ تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے۔ جو پھل نہیں لائیگی

اے سعادتمند لوگو۔ تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو۔ جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے۔ وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے۔ کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ۔ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالےٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ۔ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے۔ کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے۔ کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ۔ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے۔ کہ تمہاری روحیں خدا تعالےٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کی احکام ہر ایک پہلو کے رُو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔

اے میری عزیز جماعت یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے۔ اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے۔ سو اپنی جانو کو دھوکہ مت دو۔ اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو۔ اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو۔ اور حدیثوں کو بھی ردی کی طرح مت پھینکو۔ کہ وہ بڑی کام کی ہیں اور بڑی محنت سے ان کا ذخیرہ طیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو تا گمراہی میں نہ پڑو۔ قرآن شریف کو بڑی حفاظت سے خدا تعالےٰ نے تمہارے تک پہنچایا ہے۔ سو تم اس پاک کلام کا قدر کرو۔ اس پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھو۔ کہ تمام راست روی اور راستبازی اسی پر موقوف ہے۔ کسی شخص کی باتیں لوگوں کے دلوں میں اسی حد تک موثر ہوتی ہیں جس حد تک اس شخص کی معرفت اور تقویٰ پر لوگوں کو یقین ہوتا ہے۔

اب دیکھو خدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پر پورا کر دیا ہے۔ کہ میرے دعویٰ پر ہزارہا دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ تا تم غور کرو۔ کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے۔ وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے۔ اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے۔ اور تم کوئی عیب افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افترا کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قایم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔

جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا۔ کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے۔ اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینکدے۔ اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے۔ اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہکر میرے پیچھے ہو لے۔ میں اس شخص کو اس کٹے سے مشابہت دیتا ہوں۔ جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے۔ اور جہاں گلے سڑے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں۔ اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے۔ تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کریگا۔ جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے۔ جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں۔ کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔ بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر اور فریب پر بھروسہ رکھتے ہیں شاید انکے دلوں میں یہ بات پوشیدہ ہو۔ کہ نبوتیں اور رسالتیں سب انسانی مکر ہیں۔ اور اتفاقی طور پر شہرتیں اور قبولیتیں ہو جاتی ہیں۔ اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہیں اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہیں جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لعنتی ہیں ایسے دل اور ملعون ہیں ایسی طبیعتیں۔ خدا ان کو ذلت سے ماریگا۔ کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

(ذکر کردہ انشاء اللہ)

+ جیسا کہ ان کے بعد جو لوگ آئیں گے ان کے حق میں بھی ہوگا۔ وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ اور ہر زمانہ کے بعد جو لوگ آئیں گے ان کے حق میں بھی ہوگا۔ وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ اور ہر زمانہ کے بعد جو لوگ آئیں گے ان کے حق میں بھی ہوگا۔ وہ بھی ایسے ہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بابی مشن

بابیت کا آغاز اور انجام

ماخوذ از تاریخ ایران مصنفہ بریگیڈیر جنرل سر پرسی سائکس کے۔ سی۔ آئی۔ سی۔ بی۔ سی۔ ایم۔ جی

ایشیا کے جدید مذاہب میں سے ایک مذہب بابی ہے۔ اس کا بانی سید محمد علی ۱۸۲۰ء میں پیدا ہوا۔ یہ ایک شیرازی بساطی فروش کا بیٹا تھا۔ اس کے مذہبی رجحان کو دیکھتے ہوئے اُسے کربلا بھیجا گیا۔ جہاں علی محمد نے مشہور علماء اور فضلاء سے علم حاصل کیا۔ اور بوجہ اپنی سخت طبیعتی اور علم دوست ہونے کے خوب شہرت حاصل کرلی۔ چوبیس برس کی عمر میں اُس نے باب یعنی دروازہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ جس سے یہ مراد تھی۔ کہ میں وہ دروازہ ہوں۔ جس سے بارھویں امام کا علم حاصل ہو سکتا ہے۔ دعویٰ کے اس سال باب نے جیسا کہ وہ بعد میں کہلایا مکہ کو حج کا سفر اختیار کیا۔ اور واپسی پر براستہ بوشہر بہت کچھ اپنے ہم خیال پیدا کر لئے۔ اور اپنی اس کامیابی پر اس نے ارادہ کیا کہ اپنے شہر کے لوگوں کو بھی اپنا ہم خیال بنائے ؛

باب کا قید کیا جانا

باوجود اس کے کہ اس کا ایک نمائندہ گورنر شیراز (حسن خاں سابق ایرانی سفیر انگلستان) کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ باب شیراز میں داخل ہوا۔ اور علمائے شیراز کے مقابلہ پر اعلان کیا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت کا خاتمہ ہو کر اس کا مشن ختم ہو گیا ہے۔ اور میں نئی شریعت لے کر آیا ہوں۔ لوگوں کو چاہیئے کہ مجھے تسلیم کریں۔ اس پر علماء نے اس بیان کے متعلق تحریر چاہی۔ لیکن باب نے جب یہ تحریر لکھکر اُن کو دی۔ تو وہ پڑھی نہ جاتی تھی۔ اس پر لوگوں نے اسے پاگل کہنا شروع کیا۔ اور اسے مارا۔ اور قید کر دیا ؛

باب کی قید نے لوگوں کی توجہ کو اس کی طرف پھیر دیا۔ اور اس کے مرید دن بدن بڑھنے لگے۔ اور ان کو طرح طرح کے دُکھ دیئے جانے لگے۔ شیرازیوں نے ایک حملہ اس مکان پر بھی کیا۔ جس میں باب نظر بند تھا۔ مگر وہ اصفہان کو بھاگ گیا۔ لیکن پھر پکڑا گیا۔ اور ایران کے شمال مغربی سمت بمقام ماکو قیدی بنا کر بھیجا گیا۔ جہاں سے چہرک جو کہ اُورمیا کے قریب ایک جگہ ہے روانہ کیا گیا۔ اس جگہ پہنچ کر باب نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا ؛

باب کا قتل

بالآخر ۱۸۵۰ء میں حکومت ایران نے اس کے قتل کا حکم صادر کر دیا۔ اور ایک کھلے میدان میں باڑ ماری گئی۔ لیکن جب باڑہ کا دھواں دُور ہوا۔ تو باب وہاں موجود نہ تھا۔ گولیوں نے اس کی رسیاں کاٹ دی تھیں۔ اور وہ بھاگ نکلا تھا۔ اگر وہ شہر میں پہنچ جاتا۔ تو شائد بچ جاتا۔ اور اس کا مذہب خوب پھیلتا۔ کیونکہ اسکے اس طرح غائب ہو جانے کو ایک معجزہ سمجھا جاتا تھا لیکن بدقسمتی سے وہ قریب ہی سپاہیوں کے گارڈ روم میں جا چھپا۔ جہاں سے اسے پھر پکڑ کر میدان میں لے جایا گیا۔ اور گولی سے مار دیا گیا ؛

باب کی تعلیم

باب کی تعلیم جیسا کہ "بیان" (باب کی کتاب کا نام ہے) میں درج ہے۔ نہایت ہی غیر واضح اور ایک مسٹری ہے۔ ڈولسٹن نے لکھا ہے "خدا قائم بالذات ہے۔ اور ہر چیز اسی سے ہے۔ اور اسی سے قائم ہے۔ انسان بغیر کسی خاص وسیلے کے اسکو نہیں پا سکتا۔ خدا سے علیحدہ ایک پاک روح ہے جو انبیاء کے وجود میں حلول کرتی ہے۔ یہی پاک روح باب میں بولی۔ اور تمام ان لوگوں میں بولیگی۔ جو اس کی پیروی کرینگے۔ کیونکہ خدا کے اظہار کا سلسلہ ہمیشہ جاری ہے۔ براؤن کا خیال ہے۔ کہ باب کی تعلیم یکجا دیکھنے سے معقول۔ اصل اور ایرانی دلوں کو اپیل کرنے والی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اگر فرداً فرداً دیکھا جائے۔ تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی۔ جو باب سے بہت پہلے موجود نہ ہو۔ باب کا دعویٰ بارھویں امام کے ماننے والوں میں سے پہلے بھی چار شخص کر چکے ہیں۔

نوٹ (کرمان کے شائی خیز کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کا امام شیعہ کامل ہے۔ جو ان کے سلسلہ اور غائب امام کے درمیان ایک واسطہ ہے مجھے ڈر ہے۔ کہ میں نے شوخیز کے امام کی یہ کہکر ہتک کی ہے۔ کہ واسطہ اور باب سے ایک ہی مراد ہے)

باقی تمام باتیں اسمٰعیلیوں کے عقائد ہیں۔ میں نے خاص طور پر بابی عقائد کی تحقیق نہیں کی۔ کیونکہ بوجہ ایک افسر ہونے کے میرے لئے یہ امر مشکل ہے ہاں البتہ میرا تعلق بابیوں سے تکلیفوں کے وقت ان کی جانیں بچانے تک محدود رہا ہے۔

بہائیت کی موجودہ صورت اور تعلیم بہت حد تک مغربی ایشیا کے عیسائی خیالات اور رسم و رواج سے ملتی ہے۔ لیکن ایران میں بابی لوگ۔ عملاً شیعہ مسلمان ہی رہتے ہیں۔ اور نئی تعلیم کو مشکل سے قبول کرتے ہیں۔

بابیوں کی دولت

مرزا یحییٰ المعروف "صبح ازل" ایک انیس سالہ نوجوان جسے باب نے نام زد کیا تھا۔ باب کے قتل کے بعد اس کا جانشین مقرر ہوا۔ اور ۱۸۵۰ء سے ۱۸۶۸ء تک اس عہدہ پر قائم رہا۔ لیکن ۱۸۵۲ء میں بوجہ مندرجہ ذیل تکلیف کے بغداد کو بھاگ گیا۔ اور دس سال بعد وہ اور اس کے پیرو شاہ ایران کی درخواست پر ادرنہ بھیجے گئے ؛

صبح ازل ضرورت سے زیادہ امن پسند واقع ہوا تھا۔ اور ایک پُرجوش قوم کو قابو میں رکھنے کے بالکل ناقابل تھا۔ اس لئے تمام معاملات آہستہ آہستہ اس کے ہاتھ سے نکل کر اس کے سوتیلے بڑے بھائی بہاء اللہ کے ہاتھوں میں چلے گئے۔ کچھ عرصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک تو بہاء اللہ برائے نام صبح ازل کی ہدایات کے مطابق چلتا رہا۔ لیکن ۱۸۶۸ء کے قریب مظہر اللہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور اپنے بھائی صبح ازل کو مجبور کیا۔ کہ وہ اس کی برتری اور بزرگی کو قبول کرے اس طرح دونوں فریقوں میں ایک بڑا زور مقابلہ شروع ہو گیا۔ لیکن بہاء اللہ آخر کار کامیاب ہو گیا۔ اور صبح ازل کے ساتھ صرف چند وفادار ساتھی رہ گئے۔ ۱۸۶۸ء میں ترکی حکومت نے فیصلہ کیا۔ کہ دونوں رقیبوں کو علیحدہ کیا جائے۔ لہذا صبح ازل سائفرس بھیجا گیا۔ جہاں وہ کچھ مدت کے بعد فوت ہو گیا۔ اور بہاء اللہ عکہ میں محبوس کیا گیا۔ جہاں وہ ۱۸۹۲ء میں فوت ہو گیا۔ اور اس کا لڑکا عباس آفندی اس کا جانشین مقرر ہوا۔ باوجودیکہ اس نے لیڈر اور اس کے چھوٹے بھائی مرزا محمد علی میں اختلاف پیدا ہو گئے تھے۔ موجودہ امام عبدالبہا نے اپنے دائرہ عمل کو وسیع کیا۔ اور یورپ اور امریکہ میں اس اور اسکی تبلیغ شروع کی۔ اس کی تعلیم بجائے مخصوص عقائد کے زیادہ تر اخلاقی تھی۔

نوٹ:۔ (جبکہ میں کرمان میں سفیر تھا۔ میری صبح ازل سے خط و کتابت رہی۔ کیونکہ اس کی ایک لڑکی نے کچھ جائداد کے متعلق دعویٰ کیا تھا۔ اس نے لکھا۔ کہ وہ تمام دعویٰ سے دست بردار ہے۔ اور یہ غیر ممکن تھا کہ بوڑھے تارک الدنیا سے ہمدردی نہ کی جائے۔ جس کو اس کے تمام مرید چھوڑ چکے تھے)۔

بابی سازشیں اور بغاوتیں

۱۸۵۰ء میں باب کے پیروؤں نے شہر یزد کے لینے کی کوشش کی۔ لیکن ناکام رہے۔ اور کرمان کو بھاگ گئے۔ بابیوں نے ایک سازش امیر نظام کو قتل کرنے کی بھی کی۔ لیکن راز فاش ہو گیا۔ اور باغی پکڑے گئے۔ اور قتل کئے گئے۔

اس سال سب سے زیادہ اہم امر شہر زنجان کی بغاوت ہے۔ یہ شہر کاظمین سے مغرب کی جانب آباد ہے۔ اور سونے چاندی کی ساخت کے لئے مشہور ہے۔ ۱۸۵۰ء میں باب کے پیروؤں نے شہر یزد کے لینے کی کوشش کی۔ لیکن ناکام رہے۔ اور کرمان کو بھاگ گئے۔ بابیوں نے ایک سازش امیر نظام کو قتل کرنے کی بھی کی۔ لیکن راز فاش ہو گیا۔ اور باغی پکڑے گئے۔ اور قتل کئے گئے۔

اس سال سب سے زیادہ اہم امر شہر زنجان کی بغاوت ہے۔ یہ شہر کاظمین سے مغرب کی جانب آباد ہے۔ اور سونے چاندی کی ساخت کے لئے مشہور ہے۔ اس جگہ کے بڑے امام نے بہائیت قبول کر لی تھی۔ اور اس نے اور اس کے ساتھیوں نے اس شہر پر دھاوا کر دیا۔ اور قابض ہو گئے۔ خارجیوں کے قدم بہ قدم چلکر انہوں نے تمام قیدیوں کو قتل کر دیا۔ اور ایرانی فوج کا سخت مقابلہ کیا۔ اور انہیں خیال تھا۔ کہ شائد عنقریب وہ سارے ایران پر قابض ہو جائینگے۔ ایرانی فوج نے شہر کا محاصرہ کر دیا جو تقریباً تمام موسم گرما تک رہا۔ لیکن بالآخر بابیوں کا سربراہ ملا محمد علی زخمی ہو گیا۔ اور مر گیا۔ اور انہیں قلعہ چھوڑنا پڑا۔ محاصر فوج نے مرد عورتیں بچے جو قلعہ کے اندر تھے سب کے سب قتل کر دیئے۔

دو سال بعد چار بابیوں نے شاہ ایران پر حملہ کیا۔ جو بظاہر شاہ کے دربار میں ایک درخواست لے کر گئے تھے۔ شاہ کو ران پر زخمی کیا۔ اور اسکی موت کی خبر اڑا دی۔ اس لئے مجرموں کو سخت سزا دی گئی۔ پہلے پہل دس کس پھانسی دیئے گئے۔ اور دو کس کو جلتی ہوئی مشعلوں سے مارا گیا۔ اور پھر نہایت اذیت سے کلہاڑے سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ اور ایک عام طور پر خوف کی حالت پیدا ہو گئی وزیر اعظم نے اس خوف سے کہ بابی اس سے انتقام نہ لیں۔ باقی قیدیوں کو مختلف افسروں میں تقسیم کر دیا۔ جنہوں نے انہیں قتل کر دیا۔

اس کے بعد بابیوں نے اپنا رویہ بدل لیا۔ اور اپنی مشہور شاعرہ قرۃ العین کی رہنمائی میں نہایت جرأت سے کام کیا۔ اور نہ صرف اپنے ہم وطنوں کی ہمدردی حاصل کر لی۔ بلکہ یورپین ریذیڈنٹ کی بھی ہمدردی حاصل کر لی۔ اور اس طرح پھر بہت سے لوگ اپنے سلسلہ میں داخل کر لئے۔

۱۹۰۳ء میں ایک بازاری جھگڑے کی بنا پر پھر خطرناک حالت پیدا ہو گئی۔ جو کوئی شخص کسی دشمن کے ساتھ لین دین کا فیصلہ کرنا چاہتا۔ اس کو وہ بابی مشہور کر دیتا۔ اور مجتہد سے ایک پروانہ حاصل کر لیتا۔ جس میں اجازت ہوتی کہ بابی کو قتل کر دیا جائے۔ اس طرح ایک سخت خطرناک حالت جاری رہی۔ اور ظلم ہوتے رہے۔

(خاکسار عبدالحکیم احمدی شملوی)

تحفہ مستریاں

(۲)

مستریان مشین سیویان کے ذریعہ اہل پیغام و دیگر دشمنانِ اسلام نے سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے امام کے خلاف اپنی پوری کوشش صرف کر دی ہے۔ اور مستریوں کے نام سے ایک "اخبار مباہلہ" جاری کرایا ہے۔ اور مستریوں کا یہ کیڑا طاعونی جراثیم کی طرح بکثرت بیرونجات میں پہنچ رہا ہے۔ اس متعدی مرض کے لئے خدا کے فضل سے ایسا انجکشن (ٹیکہ) تیار ہو گیا ہے۔ جس کی ایک پچکاری سے "مباہلہ" کے تمام زہریلے کیڑے فنا ہو جاتے ہیں۔ اور اس ٹیکہ کا نام "تحفہ مستریان" ہے۔ جس میں مستریوں کے تمام اشتہارات اور اخبارات اور اعتراضات و الزامات کے تحقیقی اور صحیح جوابات عقلی و نقلی قرآن و حدیث و اقوال مسیح موعود علیہ السلام اور افعال انبیاء کرام سے مدلل درج کر دیئے ہیں۔ چونکہ مستریوں کے مرض متعدی سے بعض سادہ لوحوں کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ "تحفہ مستریان" کو بغرض تقسیم نہایت ہی تھوڑی قیمت پر جو اصلی لاگت سے بھی کسی قدر کم ہے۔ فروخت کیا جائے۔ لہذا میرے دینی احباب کو چاہیئے۔ کہ جہاں جہاں "مباہلہ" وغیرہ مستریوں کے اخبار داشتہار پہنچے ہیں۔ وہاں وہاں خاص طور پر "تحفہ مستریان" کی کاپیاں حسب حیثیت منگا کر مفت تقسیم کریں۔ اس کی اصلی قیمت ۵ رہے۔ لیکن اب بغرض تقسیم فی نسخہ ایک روپیہ کے آٹھ نسخے علاوہ محصول ڈاک دیئے جائیں گے۔ احباب بہت جلد وی پی منگا کر لوگوں میں تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں۔ نوٹ:۔ ایک روپیہ سے کم کا وی پی نہ ہو گا۔ ایک نسخہ کے واسطے ۳ر کے ٹکٹ بھیجیں۔ اور احمدیہ دکانیں کافی تعداد میں منگا کر تقسیم کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دفتر فاروق قادیان۔ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

مجازی نبی کی حقیقت

(۲)

وہ لوگ جو اپنے حسد اور عناد کی وجہ سے نعل در آتش ہیں۔ وہ عام طور پر مشتبہ باتوں سے عوام کو دھوکا دینے کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ حقیقتِ حقہ کو مٹا ڈالیں۔ اور پاک نور کو اپنی پُر نجاست پھونکوں سے گل کر دیویں مگر کہاں؟ وہ نور اپنی پوری شان کے ساتھ چمک کر رہے گا۔ اور ظلمت کافور ہو جائیگی۔ گو کچھ عرصہ کے بعد ہی سہی۔ یہ اللہ کی سنت ہے۔ جو غیر متبدل ہے ؎

اہلِ پیغام حقیقت سے خوب آشنا ہیں۔ ان کے قلوب اپنی غلطی کے خوب احساس رکھتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے پھر بھی وہ مخالفت حضرتِ محمود سلمہ الودود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر کمربستہ ہیں۔ اور مختلف ناجائز حیلوں سے کام لیتے ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ خطرناک حیلہ یہی ایک حیلہ ہے۔ اور یہ کم علم اشخاص میں خوب کارگر ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہوا۔ کہ اس مسئلہ پر خاص بحث کر دیجاوے تا فیصلہ ہو جائے کہ اس سے اصل مقصود کیا ہے۔ سنئے:۔

نور الانوار شرح المنار ص۱۲ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۳ھ میں حقیقت و مجاز کی بحث یوں تحریر ہے۔ اما الحقیقۃ فاسم لکل لفظٍ اُرید بہ ما وضع لہ یعنی حقیقت نام ہے۔ ہر اُس لفظ کا کہ جس سے وہی معنی مراد ہوں۔ جن کے لئے کہ وضع و معیّن کیا گیا ہے۔ فان کان ذالک التعیین من جھۃ واضع اللغۃ فوضع لغوی۔ پس اگر اس لفظ کو کسی معنی کے لئے وضع کرنے والا واضع لغت ہے۔ تو اس لفظ کی وضع وضع لغوی کہلائیگی۔ جیسے کہ لفظ انسان کو واضع لغت نے حیوانِ ناطق کے لئے وضع کیا ہے۔ اور لفظ صلوٰۃ کو فقط دعا کے لئے۔ وان کان من الشارع فوضع شرعی۔ اور اگر اس لفظ کی کسی معنے کیلئے تعیین کرنے والا کوئی شارع ہے۔ تو اس لفظ کی وضع وضع شرعی کہلائیگی۔ جیسے کہ لفظ صلوٰۃ کو شارع نے ارکانِ مخصوصہ نماز کے لئے وضع کیا ہے۔ وان کان من قوم مخصوص فوضع عرفی خاص۔ اور اگر کوئی خاص قوم کسی لفظ کو کسی معنی کے لئے مخصوص کرے تو اسے وضع عرفی خاص کہیں گے۔ جیسے کہ نحوی فعل کو اس کلمہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ جو مستقل معنی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اس میں زمانہ بھی پایا جاوے۔ وان کان من عامۃ فوضع عرفی عام۔ ورنہ وضع عرفی عام کہلائیگی۔ اس تحریر سے معلوم ہو گیا۔ کہ حقیقت کی چار قسمیں ہیں۔ حقیقت لغویہ۔ حقیقت شرعیہ۔ حقیقت عرفیہ خاصہ۔ حقیقت عرفیہ عامہ۔ پھر آگے لکھا ہے۔ والمعتبر فی الحقیقۃ ھو الوضع شئی من الاوضاع المذکورۃ۔ یعنی حقیقت میں معتبر یہ ہے۔ کہ ان چار اوضاع میں سے کسی ایک وضع کے لئے ہو کیونکہ چاروں اقسام حقیقت ہی کی ہیں۔ جونسی وضع بھی ہوگی۔ حقیقت ہی کہلائیگی۔ وفی المجاز علمہ اور مجاز میں یہ معتبر ہے۔ کہ ان چار اوضاع میں سے کوئی ایک وضع اس میں نہ پائی جائے۔ اس لحاظ سے حقیقت کی چار اقسام کے مقابل مجاز کی بھی چار اقسام ہوئیں۔ مجاز لغوی۔ مجاز شرعی۔ مجاز عرفی خاص۔ مجاز عرفی عام ؎

اس مسئلہ کو زیادہ واضح کرنے کے لئے میں اس کا حاشیہ بھی لکھ دیتا ہوں۔ لکھا ہے:۔ والغرض انہ لا یشترط فی الحقیقۃ ان یکون اللفظ موضوعاً للمعنی فی جمیع الاوضاع المذکورۃ بل یکفی تحقق وضعٍ ما من الاوضاع المذکورۃ غرض۔ حقیقت میں یہ کوئی شرط نہیں ہے۔ کہ لفظ ایسے معنے کے .... لئے وضع کیا گیا ہو۔ تو ان تمام اقسامِ حقیقت میں پایا جاوے۔ بلکہ حقیقی ہونے کے لئے صرف کسی ایک وضع کا تحقق ہی کافی ہے۔ پھر آگے اس مسئلہ کی مثال دی ہے۔ فالصلوٰۃ فی الدعا حقیقۃ لغویۃ۔ کہ صلوٰۃ کے معنی دعا کریں۔ تو یہ حقیقت لغویہ ہے۔ کیونکہ لغت میں صلوٰۃ کے معنی دعا کے ہیں۔ وفی الارکان المخصوصۃ مجاز لغوی۔ لیکن اگر اسی صلوٰۃ کے معنی ارکان مخصوصہ کریں۔ تو یہ مجاز لغوی ہوگا۔ کیونکہ لغت میں صلوٰۃ کے حقیقی معنے تو دعا کے ہیں۔ اور یہاں صلوٰۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔ پس لغت کے حقیقی معنی نہ پائے جانے کی وجہ سے اسے ہم حقیقت لغویہ نہیں کہہ سکتے۔ مجاز لغوی ہی کہیں گے۔ لیکن اگر ہم صلوٰۃ کے معنی شرعی لحاظ سے دیکھیں۔ تو ارکان مخصوصہ صلوٰۃ کے حقیقی معنی ہونے کی وجہ سے حقیقت شرعیہ کہلائیگی۔ اور وہی لفظ صلوٰۃ جو بمعنی دعا حقیقت لغویہ تھا۔ وہی ارباب الشرع کے نزدیک مجاز شرعی کہلائیگا۔ پس ثابت ہو گیا۔ کہ ایک لفظ ایک وضع کے رُو سے حقیقی ہوتے ہوئے دوسری وضع کے لحاظ سے مجازی ہو سکتا ہے۔ جیسے مندرجہ بالا مثال سے ظاہر ہے۔ اور مندرجہ ذیل نقشہ سے اس کی زیادہ تفصیل ہو جاتی ہے۔

لغت	لفظ کے معنی	شرع
	(صلوٰۃ)	
حقیقت لغویہ	دعا	مجاز مجاز شرعی
مجاز لغوی مجاز	ارکان مخصوصہ	حقیقت۔ حقیقت شرعی

پس جب "صلوٰۃ" کے معنی "دعا" کئے۔ تو حقیقت لغویہ اور مجازِ شرعی تھا۔ اور جب "صلوٰۃ" کے معنے "ارکان مخصوصہ" لئے تو حقیقت شرعیہ اور مجاز لغوی تھا۔ پس اس بحث سے یہ بات قطعاً اُڑ گئی کہ حقیقت اور مجاز مطلق جمع نہیں ہو سکتے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک معنی ایک لحاظ سے مجاز ہو۔ اور دوسرے لحاظ سے حقیقت۔ جیسا کہ مثال مذکورہ بالا سے واضح و لائح ہے۔ پس اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعودؑ نے جو مجازی نبی کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس سے کیا مراد ہے۔ اور کیا اس کے معنے ہیں مختلف اصطلاحات کو تلاش کرنا ہوگا تا کہ ہم بآسانی فیصلہ کر سکیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کس اصطلاح کے مطابق حقیقی نبی ہیں۔ اور کس اصطلاح کے مطابق مجازی نبی۔ سو ذیل میں مختلف اصطلاحات درج کرتا ہوں:۔

۱۔ خدا کی اصطلاح۔ دیکھو چشمہ معرفت ص۳۲۵

"خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں"

"آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں"

ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸

۲۔ تمام انبیاءؑ کی اصطلاح۔ الوصیۃ ص۱۲

"جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے"

۳۔ قرآن کریم کی اصطلاح:۔ "جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہوں گے بالضرور اس پر مطابق آیۃ فلا یظہر علی غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آوے گا"

(ایک غلطی کا ازالہ)

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح:۔

"قال عمرو بن عبسۃ السلمی کنت وانا فی الجاھلیۃ اظن ان الناس علی ضلالۃ ..... فسمعت برجل بمکۃ یخبر اخبارا ..... فقدمت علیہ فاذا رسول اللہ صلعم مستخفیا فقلت له ما انت فقال انا نبی فقلت ما نبی وما قال ارسلنی اللہ عزوجل۔ قلت بای شیء ارسلک قال ارسلنی بصلۃ الارحام وکسر الاوثان وان یوحد اللہ لا یشرک بہ شیء۔ قلت فما انت قال نبی قلت آللہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا۔ کہ آپ کیا حیثیت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا۔ کہ نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ نبی کیا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اللہ عزوجل نے بھیجا ہے۔ گویا جس کو اللہ تعالےٰ رسول ٹھہراتے وہ نبی ہے" مسلم جلد اول مطبوعہ دار الکتب العربیۃ الکبریٰ مصر ص۳۰۷

۵۔ حضرت مسیح موعودؑ کی اصطلاح:۔

"اور چونکہ میرے نزدیک نبی اسکو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اسی لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے"

(تجلیات ص۲۵، ۲۶ و براہین پنجم ص۱۳۸)

۶۔ لغت کی اصطلاح:۔ "عربی و عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیش گوئی کرنے والا۔ اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے"

(مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

۷۔ عام مسلمانوں کی اصطلاح:۔ "مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہشیار رہنا چاہیئے۔ کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں"

ایک نیک طینت سلیم الفطرت۔ خدا ترس انسان ان اصطلاحات سبعہ کے مطالعہ ہی سے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر آپنے آپ کو کبھی مجازی نبی لکھا بھی ہے۔ تو وہ محض اصطلاح نمبر کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھا ہے۔ جس کا مطلب فقط اور فقط یہی ہے۔ کہ میں کوئی شریعت نہیں لایا۔ اور میں نے کسی حکم شریعت محمدیہ کو منسوخ نہیں کیا۔ اور میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے کا فخر حاصل کئے ہوئے ہوں۔ اور جو کچھ میں نے حاصل کیا ہے۔ حضورؐ کے استفاضہ سے حاصل کیا ہے اور یہ معنی نبی کے مطابق اصطلاح نمبر ۶ کے مجازی ہیں۔ کیونکہ حقیقی معنی تو اصطلاح نمبر ۶ کے رہے ہیں۔ جو اوپر درج ہیں۔ اب جو ان کے علاوہ نبی کے معنی ہیں۔ گو وہ دیگر اصطلاحات ستہ کے مطابق حقیقی طور پر ہی حضرت مسیح موعودؑ پر صادق آتے ہیں۔ مگر اصطلاح سابع کے حقیقی معنی کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ سب مجازی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر صادق آتے ہیں۔ لیکن اگر اصطلاحات ستہ سابقہ کو مدنظر رکھا جاوے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یقیناً یقیناً حقیقی نبی ہیں۔ اور مجازی نہیں۔ کیونکہ حضورؑ کی تمام تحریریں اس امر پر ہیں۔ کہ میں شروع سے مخاطبہ و مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہوں۔ پس غور کرو۔ کہ جب خدا تعالےٰ کی اصطلاح۔ تمام نبیوں کی اصطلاح۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح۔ قرآن کریم کی اصطلاح۔ لغت کی اصطلاح اور خود اپنی اصطلاح کے مطابق لفظ نبی کا حقیقی طور پر حضرت مسیح موعودؑ پر صادق آتا ہے۔ اور فقط ایک اصطلاح جو عام مسلمانوں کی ہے۔ اس کے مطابق مجازی نبی کا مفہوم آپ پر صادق آتا ہے۔ تو کیا آپؑ کے متعلق یہ کہنا کہ آپؑ فقط مجازی نبی ہیں۔ اور آپؑ قطعاً کسی لحاظ سے بھی حقیقی نبی نہیں۔ ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ مانا کہ ایک اصطلاح کے مطابق آپ مجازی نبی ہیں۔ لیکن چھ اصطلاحات کے مطابق حقیقی نبی بھی تو ہیں۔ اگر آپؑ کو ایک اصطلاح کا خیال آیا ہے۔ تو چھ اصطلاحات باقیہ کا خیال کیوں نہ آیا۔ پس جب خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے کلام پاک وغیرہ نے یہ گواہی دی۔ کہ یہ حقیقی نبی ہیں۔ تو کیا فقط مسلمانوں کی اصطلاح کے مطابق حقیقی نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے تمام حقیقت بھی مفقود ہو گئی؟ کیا جس کو خدا تعالےٰ اور اس کا رسول اور پاک کلام وغیرہ حقیقی نبی کہتے ہیں وہ حقیقی نبی نہیں؟ ضرور ہیں!!! پس اس تمام تقریر سے ایک تو مجازی نبی کا حل ہو گیا۔ دوسرا یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ چھ اصطلاحات کے مطابق حقیقی نبی۔

(باقی آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں)

(۱) ہمارے مخالف اور ہمارے دوست جو ہمارے مضامین کو غور سے پڑھتے ہیں۔ ہمارے اس مضمون کا بھی بغور مطالعہ فرمائیں۔ (۲) ہمارے مضامین کا مطالعہ کرنے والے ہمارے مضامین کو ہمارے مدعا کے مطابق پڑھیں۔ (۳) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۰) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۱) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۲) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۳) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۴) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۵) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۶) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۷) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۸) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۹) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲۰) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲۱) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲۲) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲۳) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲۴) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲۵) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲۶) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲۷) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲۸) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۲۹) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۳۰) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۳۱) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۳۲) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۳۳) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۳۴) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۳۵) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۳۶) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۳۷) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۳۸) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۳۹) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴۰) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴۱) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴۲) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴۳) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴۴) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴۵) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴۶) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴۷) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴۸) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۴۹) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵۰) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵۱) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵۲) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵۳) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵۴) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵۵) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵۶) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵۷) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵۸) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۵۹) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶۰) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶۱) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶۲) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶۳) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶۴) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶۵) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶۶) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶۷) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶۸) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۶۹) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷۰) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷۱) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷۲) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷۳) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷۴) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷۵) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷۶) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷۷) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷۸) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۷۹) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸۰) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸۱) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸۲) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸۳) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸۴) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸۵) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸۶) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸۷) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸۸) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۸۹) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹۰) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹۱) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹۲) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹۳) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹۴) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹۵) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹۶) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹۷) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹۸) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۹۹) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ (۱۰۰) ہمارے مضامین کو پڑھ کر ہم پر اعتراض کرنے سے پہلے ہمارے مدعا کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت علامہ حافظ روشن علی رضی اللہ عنہ کا وصال

کل نفس ذائقۃ الموت کے اٹل قانون کے ماتحت ۲۳ جون ۲۹ء کو حضرت حافظ روشن علی صاحب جیسا شمس بازغہ اس جہان فانی سے داعی اجل کو لبیک کہتا ہوا نہ محض اپنے نسبتی عزیزوں کو ہی بلکہ اپنے روحانی بھائیوں کو بھی داغ مفارقت دیکر ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

حضرت حافظ صاحب بہت بڑی خوبی کے انسان تھے۔ آپ کا وجود باوجود قرون اولیٰ کے علماء ربانیین کی یاد کو تازہ کرتا تھا۔ آپ محض ایک بلند پایہ کے عالم ہی نہ تھے۔ بلکہ علم کے اس بحر ذخار کو جو آپ کے صدر مبارک میں ودیعت تھا۔ کامل طور پر استعمال کر۔ اکی اہلیت بھی فضل ایزدی سے آپ کو نصیب تھی۔ ساتھ ہی آپ کا عمل انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا زندہ فوٹو تھا۔

آپ نے ہزارہا نفوس کو قرآن کے معانی و مطالب سے مستفیض فرمایا۔ اور لاکھوں انسانوں کے سامنے صداقت اسلام کو مدلل پیرایہ میں بیان کیا۔ آپ کو قدرت نے لحن داؤدی عطا فرمایا تھا۔ جس کے ساتھ تبحر علمی سونے پر سہاگے کا کام دیتا تھا۔ اس لئے آپ کی تقریر میں مقناطیسی اثر ہوتا۔ مجھے بھی چونکہ حضرت سے نسبت تلمذ حاصل ہے۔ اس لئے کئی مرتبہ آپ کے ہمرکاب سفر میں جانے کا موقعہ ملا۔ اور آپ کے مباحثات اور تقریریں سنیں قریباً سب کے سب حاضرین کے منہ سے آفرین اور تحسین کے کلمات ہی نکلتے تھے۔ اس لئے اگر آپ کی شان میں میں کہوں کہ موت العالم موت العالم (عالم کی موت گویا تمام جہان کی موت ہے) تو بجا اور درست اور اس ضرب المثل کا بر محل استعمال ہوگا۔

حضرت حافظ صاحب چونکہ عالم ربانی تھے اس لئے تمام وہ صفات جن کے ساتھ ایک مومن کو مزین ہونا چاہیئے۔ مجموعی طور پر آپ میں پائی جاتی تھی۔ مگر اس وقت ان محاسن میں سے صرف آپ کی ایک خوبی میں آپ کے سامنے بیان کروں گا۔ جس سے آپ کی باقی صفات حسنہ کا خود بخود اندازہ کر لیں گے۔ کیونکہ وہ خوبی جس کا میں ذکر کرنے لگا ہوں۔ قربانی کو چاہتی ہے۔ جس کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیں الفاظ فرمایا ہے۔ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ تم میں سے کوئی شخص بھی مومن نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی بات پسند کرے۔ جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ حضرتؐ کے اس ارشاد کو واضح کرنیکے لئے آپؐ کی سوانح حیات کا ایک واقعہ کافی ہے۔ جو اس پر پوری روشنی ڈالتا ہے۔ مشکوٰۃ باب المعجزات صـ۵۳۳ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ خندق کے روز میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا کہ آپؐ کو سخت بھوک لگی ہے۔ کیونکہ تین دن تک کھانا کسی نے نہ کھایا تھا۔ نیز ایک سخت پتھر خندق میں سے نکلا۔ جسے کوئی توڑ نہ سکا۔ اس پر خود رسول اللہ صلعم نے اسے اتر کر توڑا جابر رضؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کی یہ حالت دیکھکر میں گھر اپنی عورت کے پاس آیا۔ اور اسے کہا۔ کہ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا ہے۔ کہ آپؐ کو سخت بھوک لگی ہوئی ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ اس پر اس نے ساڑھے تین سیر جو ایک تھیلی سے نکالے۔ اور بکری کا ایک چھوٹا سا بچہ میں نے ذبح کیا۔ اور ہانڈی چولھے پر چڑھا کر میں واپس آیا۔ اور آنحضرتؐ کے کان میں مخفی طور پر کہا۔ کہ حضور آپؐ کے لئے ایک بکری کا چھوٹا بچہ ذبح کیا ہے۔ اور ایک صاع جو پیسے ہیں۔ آپؐ اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لاکر تناول فرماویں اس پر آنحضرتؐ نے بلند آواز سے پکارا کہ اے اہل خندق جابرؓ نے تمہارے لئے کھانا تیار کیا ہے سب آجاؤ۔ حالانکہ وہ ایک ہزار آدمی تھے۔ ساڑھے تین سیر جو اور چھوٹا سا بکری کا بچہ ہے۔ مگر رحم کا مجسم پتلا یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ میں خود جا کر پیٹ بھر لوں۔ اور میرے ساتھی بھوکے مریں۔ ایک ہزار آدمی لے کر آپؐ اس کے گھر میں چلے گئے۔ یہ ہے عملی پہلو آپؐ کے اس فرمان کا کہ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔

بعینہٖ حضرت حافظ صاحبؓ اس صفت سے متصف تھے۔ اور شفقت علی خلق اللہ کا پہلو آپ میں نمایاں طور پر پایا جاتا تھا۔ آپ کے پاس کوئی سائل آتا۔ تو آپ ہمیں کہتے کہ تم اس کی میرے پاس سفارش کرو تا تم بھی میرے ساتھ ثواب میں الدال علی الخیر کفاعلہ کے مطابق پورا حصہ لو ؛

پچھلے سال جب آپ تبدیلی آب و ہوا کے لئے کشمیر تشریف لے گئے۔ تو میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ موٹر میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھے۔ تو مجھے بھی وہیں بٹھایا۔ سرینگر میں آپ اپنے ماموں مولوی نذیر احمد صاحب بی۔ اے ہوم منسٹر کشمیر و جموں سٹیٹ کی کوٹھی پر اترے۔ آپ کے ساتھ آپ کی بڑی بیوی تھی۔ اس لئے آپ ایک علیحدہ کمرے میں اترے۔ مگر مجھے بھی اس کے ساتھ ہی ویسے کمرے میں اتارا۔ میں نے یہ دیکھکر کہ اس طرح محترمہ استانی صاحبہ اور دیگر مستورات کو تکلیف ہوتی ہے۔ حافظ صاحب سے کہا۔ کہ میں ٹنٹ میں چلا جاتا ہوں۔ مگر آپ نے نہ مانا۔ حتیٰ کہ مولوی نذیر احمدؐ صاحب نے اپنا کمرہ ملاقات مجھے دیدیا۔ کہ میں اس میں رہوں۔ تب آپ نے اجازت دی۔ کہ میں اس کمرے کو چھوڑ دوں۔ اسی طرح کے ہزارہا واقعات ہیں۔ جو آپ کی پاکیزہ زندگی پر روشنی ڈالتے ہیں۔ الغرض انا للہ وانا الیہ راجعون

(خاکسار:۔ عبدالاحد مولوی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم اور الشیطن الرجیم

(۱)

قرآن کریم نے اپنے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت میں علاوہ کئی ایک براہین و دلائل کے اس امر کو بھی پیش کیا ہے۔ کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین ۔ اگر تمہیں اس کلام میں جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا شک ہے۔ تو تم بھی اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ۔ اور اگر خود تم میں یہ ہمت و سکت نہیں۔ تو ان لوگوں کو بلاؤ۔ جن کے علم سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ اگر تم اپنے شک میں راستی پر ہو۔

قرآن کریم کا یہ ایک ایسا زبردست چیلنج تھا۔ کہ علماء دنیا اس کے سامنے جھک گئے۔ اور وہ لوگ جنہیں اپنے علم و فضل پر بجا ناز تھا۔ وہ بھی اس کے سامنے دم بخود ہو گئے۔ خصوصاً عرب جن کا علم ادب اس قدر زبردست تھا۔ کہ ان کے واقعات پڑھ کر انسان حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ وہ ایسے قادر الکلام اور اپنے فن میں یکتا تھے کہ دنیا میں اپنی ادبی قابلیت کی وجہ سے انہوں نے عرب کے علاوہ تمام ممالک کا نام ہی عجم یعنی گنگ رکھ دیا تھا۔ چنانچہ اکمال للمبرد میں لکھا ہے کہ ایک عرب ہکلہ (توتلا) تھا۔ جو "ر" کے تلفظ کو ادا نہ کر سکتا تھا۔ مگر عمر بھر اس نے کبھی یہ ظاہر نہ ہونے دیا۔ کہ وہ توتلا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کلام خطبات اور روزمرہ کی گفتگو میں ایسے الفاظ لاتا کہ ان میں حرف "ر" آتا ہی نہ تھا۔

اگر قرآن کریم کا یہ دعویٰ صداقت پر مبنی نہ ہوتا تو ضرور کوئی نہ کوئی اس کا جواب دیا جاتا۔ مگر کہاں کلام خدا اور کہاں انسانی تخیل چہ نسبت خاک را با عالم پاک جبکہ انسان ضعیف البنیان کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ بنا نہیں سکتا ایک پاؤں کپڑے کا بشر ہرگز تو پھر کیونکر بنا تانا نور حق کا ہے پر آسان ہے"

ایسی نخدی سے قرآن پاک کا دعویٰ اور پھر مخالفین اسلام کا سکوت اس امر پر بخوبی روشنی ڈالتا ہے کہ ضرور یہ کلام الٰہی ہے۔ اور ہر ایک خدا ترس منصف مزاج کے لئے اسی قدر کافی ہے۔ کہ نفس قرآن جو خود نبوت تک ایک معجزہ ہے۔ اپنی صداقت پر مہر لگا رہا ہے۔ مگر بعض نفوس جنہیں صداقت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ وہ کسی نہ کسی طرح چاہے حقیقت پر مبنی ہو یا نہ کوئی نہ کوئی اعتراض ضرور نکال لیتے ہیں۔

چنانچہ پچھلے دنوں لکھنؤ میں پنڈت دھرم بھکشو نے جلسۂ عام میں ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ یہ بھی قرآن کریم کا کوئی دعویٰ ہے۔ کہ ہم عجمیوں کو کہتا ہے۔ اگر تم شک میں ہو۔ تو عربی میں اس جیسی کوئی صورت بنا لاؤ۔ بھلا ہم ہندوستانی ہیں۔ ہمیں اگر یہ کہتا۔ کہ تم اردو میں کوئی سورت بنا لو۔ تو بات بھی تھی۔ لیکن اس کا ہندوستانیوں کو ایسا کہنا کہاں کا انصاف ہے۔ چونکہ اس اعتراض کو اس نے بڑے زور دار الفاظ میں پیش کیا تھا۔ اس لئے اس کا جواب واقفیت عامہ کے لئے بذریعہ اخبار دیا جاتا ہے۔

جواب اوّل

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ چونکہ اول المخاطبین عرب تھے اور وہ آپ سے زیادہ مخالف و شدید ترین دشمن اسلام تھے اور ساتھ ہی اس کے وہ اعلیٰ درجہ کے فصیح و بلیغ بھی تھے۔ جب ان عربوں میں سے ایک شخص جو کسی درسگاہ کا فارغ التحصیل نہ تھا نہ اس نے کسی کے آگے زانوئے ادب تہ کیا تھا بلکہ تمام لوگوں سے علیحدہ جا کر اکیلا غاروں میں خدا کی عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ ایک کلام بنا سکتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس سے بڑے ادیب عالم و فاضل اس جیسا کلام نہ بنا سکیں۔

دوسرا جواب

قرآن کریم نے اسی آیت میں دیا ہے۔ مگر بھکشو صاحب نے توجہ نہیں کی۔ اس نے کہا ہے۔ کہ اگر تم عجمیت کا عذر پیش کرو۔ تو ادعوا شھداءکم۔ ان لوگوں کو بلا لو۔ جو عجم نہیں ہیں۔ اور ان سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ تم ان سے جواب لکھوا لو۔ اب جب کہ روشنی کا زمانہ ہے۔ اور عیسائیت کا جال تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اور کئی فاضل عیسائی جو عرب ہیں انہیں آپ مصر سے بلوا لیجئے۔ اور کوشش کر دیکھئے۔ مگر ہمت کہاں کیونکہ دل محسوس کرتے ہیں۔ مگر زبانیں انکاری ہیں۔

کیا اگر آپ کو انگریزی زبان نہ آتی ہو۔ اور آپ کے نام کوئی تار آ جائے۔ کہ مہاشہ جی لاہور آئیں۔ آپ کی ضرورت ہے۔ تو آپ بگڑ بیٹھینگے اور کہینگے کہ بھلا یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ میں ہندوستانی ہوں۔ اور تار میرے نام انگریزی زبان میں آگیا ہے یا اپنی لاعلمی کا اس طرح ازالہ کرینگے۔ کہ کسی انگریزی خواں سے اس کا مطلب حل کرائیں گے۔ پس آپ اسی پر اپنے اعتراض کو بھی قیاس کر لیجئے! اور بے جا اعتراضوں سے اپنا نامہ اعمال سیاہ نہ کیجئے۔

(خاکسار:۔ عبدالاحد مولوی فاضل قادیان)

جواب مباہلہ

مشین سیویاں والے مستریوں کی شرارتوں کا معقول اور مدلل جواب بصورت ٹریکٹ مکرمی مولوی عطاء اللہ معروف اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل نے رقم فرمایا اور انجمن انصار خلافت لاہور نے پانچہزار کی تعداد میں طبع کرا کر شائع کیا ہے۔ اس ٹریکٹ میں مستریوں کے مطالبہ مباہلہ کا جواب قرآن و حدیث و فقہ سے نہایت زبردست دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی مستریوں کی پردہ نشین مستورہ کی ننسنی خیز چٹھی کی حقیقت کا کرد کھادی ہے اور زمیندار وغیرہ اخبارات کی بیہودگی کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی قلم مبارک سے مجوزین مباہلہ کے نام ایک کھلا چیلنج مباہلہ شائع ہوا ہے۔ ٹریکٹ بکثرت مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ احباب سلسلہ بحساب چار روپیہ فیصدی علاوہ محصول ڈاک سکرٹری انجمن انصار خلافت لاہور سے طلب کریں۔

احقر محمد سعید انصاری مدیر اخبار ہذا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا انتخاب

سُرخ یا خونی چٹھی لکھنے والا گرفتار

دہلی میں تقریبات ہند کے زیر دفعہ ۵۰۷ سنی لال ڈھانڈ گرفتار کیا گیا ہے کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص گمنام خونی یا سُرخ خط لکھا کرتا تھا اس کے پاس سے ایک پستول اور بعض اہم کاغذات بھی پکڑے گئے۔ ملزم ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ پولیس کو امید ہے۔ کہ اس گرفتاری کا نتیجہ یہ نکلیگا۔ کہ بہت جوش افزا انکشاف ہوگا ؛

روزنامہ انقلاب پر توہین کا مقدمہ

بلدیہ لاہور کے مشیر قانونی لالہ ہری چند نے اخبار انقلاب کے مالکان سالک وہر پر اپنی توہین کا دعویٰ دائر کر کے ۵۲۵۰ روپے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ دعویٰ سینیئر سب جج لاہور کی عدالت میں دائر کیا گیا ہے۔

وائسرائے کا تار مسلمانوں کے نام

شملہ سے مسٹر غزنوی ممبر لیجس لیٹو اسمبلی جنرل سکرٹری مسلم قوانین ساز ایسوسی ایشن نے وائسرائے کو بمبئی تار دیا۔ کہ آپ کا سفر انگلستان بخیریت ختم ہو۔ اس تار کا وائسرائے نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ میں اس وقت کا منتظر ہوں۔ جب کہ میں واپسی پر آپ لوگوں کے درمیان پہنچ جاؤں گا۔ انگلستان کے قیام کے دوران میں میرے خیالات لگاتار ان موجودہ مسائل کے حل کی طرف لگے رہیں۔ کہ جن کا پبلک کے دماغ پر قبضہ ہے۔ حل ایسا ہوگا۔ کہ جو تمام ان قوموں کے لئے منصفانہ ہوگا۔ اور جس سے تمام ہندوستان کو دائمی خوشحالی نصیب ہو ؛

عدالت میں مقدمہ قتل سانڈرس

پنڈت سری کرشن سپیشل مجسٹریٹ کے سامنے ۲۶ر جون کو ۶ نوجوانوں کو ایک ایک کر کے ایک ایک منٹ کے بعد کمرۂ عدالت میں ہتھکڑیوں میں بند لایا گیا۔ ان کے نام یہ ہیں (۱) مسٹر سکھدیو۔ جن کو کشمیر بلڈنگ میں بم فیکٹری کے سلسلہ میں ۱۵ر اپریل کو گرفتار کیا گیا۔ (۲) مسٹر کشوری لال جو مسٹر سکھدیو کے ہمراہ پکڑے گئے تھے۔ (۳) ماسٹر آگیا رام جن کو امرتسر میں رام آشرم سے گرفتار کیا گیا۔ (۴) مسٹر دیسراج بھاٹی جن کو ڈی۔ اے وی کالج سے پکڑا گیا۔ (۵) مسٹر سریندر ناتھ پانڈ جن کو یو۔ پی سے گرفتار کر کے یہاں لایا گیا (۶) مسٹر پریم دت جن کو گجرات سے پکڑا گیا تھا۔ جب تمام نوجوان کمرہ عدالت میں آگئے۔ تو وہ سب سے پہلے ہنس ہنس کر ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور آپس میں حال وغیرہ پوچھتے رہے۔ سرکاری وکیل نے ان چھ ملزموں کے خلاف زیر دفعہ $\frac{302}{109}$ و ۱۲۰ب اور ۱۲۱ الف چالان پیش کر کے ۴ دن کے لئے مقدمہ ملتوی کرنے کی درخواست دی ؛

چار ملزموں کی بھوک ہڑتال

بی کے دت اور سردار بھگت سنگھ تو پندرہ بیس روز سے بھوک ہڑتال کر ہی رکھی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ مقدمۂ قتل سانڈرس کے ۴ ملزموں سکھدیو۔ آگیا رام۔ کیشوری لال اور دیسراج بھارتی نے بھی ۲۳ر جون سے دت اور بھگت سنگھ کی ہمدردی میں بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

کابل فتح نہیں ہوا

کابل کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ کابل ابھی تک مفتوح نہیں ہوا۔ جنرل نادر خاں کی کابل پہنچنے کی خبر ابھی بے بنیاد اور قبل وقت ہے۔ نہ بچہ سقہ ابھی تک گرفتار ہوا ہے۔ برخلاف اس کے یہ خبر آئی ہے۔ کہ جنرل غلام نبی خاں بھاگ کر علاقہ روس میں چلا گیا ہے +

بچہ سقہ کو روپیہ کہاں سے ملتا ہے۔

جب امان اللہ خاں نے کابل چھوڑا تو اس وقت ۱½ کروڑ روپے خزانہ میں موجود تھے۔ جو بچہ سقہ کے ہاتھ آگئے۔ اس کے بعد لوٹ مار سے ۱½ کروڑ روپیہ اور جمع کیا گیا۔ لیکن اس کے خرچ کا اندازہ خود اس کے محاسبوں نے سات کروڑ کیا ہے اہل کابل حیران ہیں۔ کہ یہ روپیہ اس کے پاس آتا کہاں سے ہے ؛

شاہ امان اللہ کی دولت کا اندازہ

امان اللہ خاں کے پاس تیس ہزار پونڈ نقد یورپ میں جمع ہے۔ کیونکہ عام طور پر معلوم ہو چکا ہے۔ کہ امان اللہ نے اپنی کامیاب سیاحت یورپ کے زمانے میں یورپ کے بینکوں میں گراں قدر رقوم جمع کرا رکھی تھیں۔ تاکہ مصیبت کے وقت کام آئیں ؛

کابل میں ملاؤں کی کونسل

بچہ سقہ اب تمام افغانستان میں اپنا راج قائم کرنا چاہتا ہے۔ اب اس نے ایک کونسل بنا دی ہے۔ جس میں ملک کے بڑے بڑے ملا شامل ہیں۔ یہ ملا ہر معاملہ میں بچہ سقہ کی مدد کرینگے اور اس کو گاہے بگاہے مشورہ بھی دیتے رہیں گے ؛

شاہ امان اللہ کے حامی گرفتار

معلوم ہوا ہے۔ کہ بچہ سقہ نے شاہ امان اللہ خاں کے بہت سے حامیوں کو گرفتار کر کے کابل میں بند کر دیا ہے۔ مشہور ہے۔ کہ کہ ڈاکو عجب خاں کو جو بچہ سقہ کے مقابلے میں لڑ رہا تھا۔ بچہ سقہ نے گرفتار کر لیا ہے۔ اس کے ساتھ چند اور سردار بھی گرفتار ہوئے ہیں ؛

رنگون ۲۵ر جون۔ حال ہی میں جو سیلاب آئے ہیں۔ ان کی وجہ سے ایک لاکھ مربعہ میل اراضی تباہ ہو گئی ہے۔ اجناس کے ذخائر تخم اور اناج کے انبار دریا برد ہو گئے ہیں۔ دس ہزار گھرانے خانماں ویرانی کی حالت میں جائے پناہ کے متلاشی ہیں کئی ہزار مویشی غرقاب ہو چکے ہیں ؛

رنگون ۲۴ر جون۔ دخانی کشتی "مہامایا" دریائے کالاوان کے بالائی حصہ میں طوفان کی لپیٹ میں آگئی۔ اور تباہ ہو گئی چھپن مسافر ڈوب گئے۔ گورنر صوبہ نے غرق شدہ افراد کے ورثا اور متعلقین کے ساتھ بذریعہ تلغراف اظہار ہمدردی کیا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دولت مند ہونے کا سنہری موقعہ

جو لوگ بیکار پھرتے ہیں۔ ان کے واسطے یہ سنہری موقعہ ہے۔ کہ ہمارے ہاں سے لیتھوگرافر منگوا کر اپنے ہاں مطبع جاری کر دیں۔ جس قدر اخبارات کتابیں اور اشتہار عربی فارسی اور ہندی آپ کی نگاہ سے گذرتے ہیں۔ تمام دنیا میں لیتھوگرافر پر ہی چھپتے ہیں۔ اگر آپ نے ابھی تک نہیں دیکھا۔ تو کسی مطبع میں جا کر دیکھ لیجئے۔ ہمارے مطبع کے ہمراہ چھاپنے کی تراکیب اور مکمل سامان آپ کو روانہ کر دیا جائے گا۔ جس میں پتھر اور کاپی کا کاغذ سیاہی لکھنے اور چھاپنے کے رول گدی وغیرہ تمام چیزیں ہم روانہ کر دیں گے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ یہ سامان کبھی خراب نہیں ہوتا۔ ہمیشہ کام دیتا ہے۔ دو ہزار روزانہ سنہری۔ روپہلی۔ سُرخ۔ سیاہ۔ سبز غرضیکہ ہر رنگ کا اس پر چھاپا جا سکتا ہے۔ قیمت فلسکیپ پینتالیس روپیہ۔ نہایت وزنی چیز ہے۔ اس لئے قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام لکھو۔ ڈاک خانہ کے ذریعہ نہیں روانہ ہو سکتا۔ نصف قیمت ایڈوانس کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ اگر آپ یہ پیشہ اختیار کرنا نہیں چاہتے۔ تو چھوٹے چھوٹے اشتہارات لیبل شادی کے خطوط۔ سنہرے قصائد وغیرہ چھاپنے کے واسطے اپنے گھر میں ضرور رکھئے۔ بڑے کام کی چیز ہے۔ اور نئی ایجاد ہے۔

پانچ روپیہ روزانہ کماؤ

اگر آپ بیکار ہیں۔ یا موجودہ کاروبار سے بیزار ہیں۔ تو ماہوار رسالہ دستکاری کے خریدار ہو جائیے جس میں بغیر سرمایہ کے انگلینڈ۔ جرمن۔ جاپان۔ امریکہ کی ایسی دستکاریاں جو بغیر سرمایہ کے چل سکتی ہیں۔ سکھائی جاتی ہیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپیہ اگر سال بھر کے تمام پرچے حفاظت سے جمع کر کے آپ واپس کر دیں۔ تو صرف محصول ڈاک ادا کرنے پر دوسرے سال کے واسطے مفت پرچہ جاری کرا سکتے ہیں۔ نمونہ کا پرچہ مفت نہیں۔ آٹھ آنہ اور بذریعہ وی پی دس آنہ قیمت ادا کرنی ہو گی۔

المشتہر:۔ ڈاکٹر شفیع احمد پی۔ ایچ۔ ڈی کٹرہ قطب الدین۔ دہلی

وصیت نمبر ۲۹۵۵

میں امت الرحمٰن زوجہ شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ عمر ستائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰½/۲۸ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مہر پانصد روپیہ زیورات قیمتی قریباً دو ہزار روپیہ کے ہیں۔ میں اس اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی اور مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ فقط۔

المعبدہ: امت الرحمٰن بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رحمت اللہ بقلم خود سب ڈویژنل آفیسر ملٹری انجینئرنگ سروس پشاور

گواہ شد:۔ عبد الحمید احمدی سب انسپکٹر دفتر انسپکٹر پولیس۔ پشاور

وصیت نمبر ۲۹۵۶

میں شیخ رحمت اللہ ولد شیخ امیر اللہ مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت ایک مکان پختہ و خام موقعہ محلہ دار العلوم قیمتی آٹھ ہزار روپیہ و ایک۔ کنال زمین سکنی متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب واقعہ قادیان ہے۔ اندازہ قیمت ایک ہزار روپیہ۔ اور مکانات واقعہ بگٹ گنج مردان (ضلع پشاور) الیتی قریباً آٹھ ہزار روپیہ ہو بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ گروی ہیں۔ علاوہ اس کے میری ماہوار تنخواہ ۲۱۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہواری آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ فقط۔ نوشتہ بمقام قادیان۔

العبدہ:۔ شیخ رحمت اللہ بقلم خود سب ڈویژنل آفیسر ملٹری ورکس پشاور۔

گواہ شد:۔ عبد السلام عمر بقلم خود ۳۰ ۱/۲۸

گواہ شد:۔ غلام حسن سب اوورسیر مردان حال وارد قادیان۔ ۳۰ ۱/۲۸

ہندو عورت کا خاوند پر مقدمہ

سیتا دیوی زوجہ پنڈت ہرنرائن وششٹ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل وزیر آباد حال مقیم لائل پور نے اپنے خاوند پر اپنے والد پنڈت درگا پرشاد کی معرفت یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس نے ایک سال سے مجھکو اور اپنے لڑکے کو نہایت بدسلوکی اور بے رحمی سے کہ جو ناقابل ذکر ہے بلا وجہ اپنے گھر سے نکال دیا ہے۔ اور سائلہ اور اپنے بچہ کی نگرانی اور پرورش سے بالکل انکاری ہے۔ اس کی آمدنی چار سو روپے ماہوار کی ہے۔ اس سے یکصد روپے ماہوار نان و نفقہ کے طور پر مجھ کو دلائے جائیں۔ پنڈت ہرنرائن وکیل نے یہ جواب دیا ہے۔ کہ بوجہ ناموافقت اور نامطابقت میں سیتا دیوی کو بطور زوجہ خود نہیں رکھ سکتا اس کے لئے پانچ روپے ماہوار اور خورد سال بچے کے لئے ۵ روپے دے سکتا ہوں۔ عدالت نے شہادت طلب کی۔ کہ کس قدر

(بقیہ از صفحہ ۱۱ اسلام پریس قادیان میں سرقاسم علی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر فاروق دفتر قادیان سے شائع کیا)